

# دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو ایک

عہد کا قاصد: تطہیر سے پاک سازی تک

Jeff Pippenger

2024-02-29

وہ ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کی توثیق کی، اُس مدت کی نمائندگی کرتا تھا جو اُس کے بپتسمہ سے شروع ہو کر ستفانوس کی سنگساری کے وقت آسمانی مقدس میں مسیح کے کھڑے ہونے تک جاری رہی۔

لیکن وہ روح القدس سے معمور ہو کر آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کے دینے ہاتھ پر کھڑا دیکھا، اور کہا، دیکھو، میں آسمان کھلا ہوا دیکھتا ہوں اور ابن آدم کو خدا کے دینے ہاتھ پر کھڑا دیکھتا ہوں۔ تب انہوں نے بلند آواز سے چلا کر اپنے کان بند کر لیے اور یکدل ہو کر اُس پر دوڑ پڑے، اور اُسے شہر سے باہر نکال کر سنگسار کرنے لگے؛ اور گواہوں نے اپنے کپڑے ایک جوان کے پاؤں پر رکھ دیے جس کا نام ساؤل تھا۔ اور وہ ستفانوس کو سنگسار کرتے رہے جبکہ وہ خدا سے فریاد کر کے کہہ رہا تھا، اے خداوند یسوع، میری روح قبول کر۔ اور وہ گھٹنے ٹیک کر بلند آواز سے پکارا، اے خداوند، اس گناہ کو ان کے ذمے نہ لگا۔ اور یہ کہہ کر وہ سو گیا۔ اعمال 7:55-60

جب ستفانوس کو سنگسار کیا گیا اور میکائیل اُٹھ کھڑا ہوا، تو خوشخبری غیر قوموں تک پہنچ گئی، کیونکہ اُس وقت تک خوشخبری صرف یہودیوں تک محدود تھی۔

تب فرشتہ نے کہا، 'وہ ایک ہفتے [سات سال] تک بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کرے گا۔' جب نجات دہندہ نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو اس کے بعد سات برس تک خوشخبری کی منادی خصوصیت کے ساتھ یہودیوں میں کی جانی تھی؛ ساڑھے تین برس خود مسیح نے، اور اس کے بعد رسولوں نے۔ 'ہفتے کے درمیان وہ قربانی اور ہدیہ موقوف کرے گا۔' دانیال 9:27۔ عیسوی سن 31 کی بہار میں، مسیح جو حقیقی قربانی تھے، کلوری پر پیش کیے گئے۔ تب بیکل کا پردہ دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا، جس سے ظاہر ہوا کہ قربانی کی خدمت کی تقدیس اور معنویت رخصت ہو چکی تھی۔ زمینی قربانی اور ہدیہ کے موقوف ہونے کا وقت آچکا تھا۔

وہ ایک ہفتہ—سات برس—سن 34 عیسوی میں ختم ہوا۔ پھر ستفانوس کو سنگسار کرنے سے یہودیوں نے بالآخر انجیل کے انکار پر مہر ثبت کر دی؛ ستائے جانے کے باعث منتشر ہونے والے شاگرد 'پر جگہ کلام کی منادی کرتے گئے' (اعمال 4:8)؛ اور کچھ ہی عرصے بعد، ساؤل جو ستانے والا تھا ایمان لے آیا، اور پولس بن گیا، جو غیر قوموں کا رسول ہوا۔ دی ڈیزائر آف ایجز، 233۔

سن 34 عیسوی میں مقدس ہفتہ (پچیس سو بیس دن) ختم ہو گیا اور قدیم اسرائیل خدا سے طلاق یافتہ ہو گیا؛ ان کی مہلت آزمائش مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی۔ اسی موقع پر عہد کو ٹھکانے اور خدا کے بیٹے کو مصلوب کرنے کے سبب قدیم اسرائیل کے خلاف سزا خدا کے تنفیذی فیصلے کے تابع ہو گئی۔ خدا نے اپنی دیرینہ بردباری اور رحمت میں یروشلم کی تباہی کو مؤخر رکھا، یہاں تک کہ سن 66 عیسوی سے 70 عیسوی تک محاصرہ اور تباہی واقع ہوئی۔

دانی ایل باب نو کی وہ آیات جنہوں نے اس ہفتے کی نشاندہی کی جب مسیح نے عہد کی توثیق کی، یہ بھی بتاتی ہیں کہ بت پرست روم (وہ آئے والا رئیس) شہر اور مقدس کو تباہ کرے گا؛ لیکن خدا نے اپنی تحمل آمیز رحمت میں قدیم اسرائیل کے فرزندوں کو انجیل سننے اور اپنے باپ دادا کی طرح فیصلہ کرنے کے لیے مہلت دی، اور یہ مہلت ان کے درمیان مسیح اور شاگردوں کی خدمت کے سات سالہ عرصے کے دوران رہی۔

یروشلم کی تباہی کا فیصلہ خود مسیح نے سنایا تھا؛ اس کے بعد تقریباً چالیس برس تک خداوند نے اس شہر اور اس قوم پر اپنے فیصلوں کو مؤخر رکھا۔ اس کی انجیل کے منکروں اور اس کے بیٹے کے قاتلوں کے لیے خدا کا صبر و تحمل حیرت انگیز تھا۔ بے ثمر درخت کی تمثیل نے یہودی قوم کے ساتھ خدا کے سلوک کو ظاہر کیا۔ حکم صادر ہو چکا تھا: 'اسے کاٹ ڈالو؛ یہ زمین کو کیوں بیکار کیے ہوئے ہے؟' (لوقا 13:7) لیکن الہی رحمت نے اسے کچھ عرصہ اور مہلت دی تھی۔ یہودیوں میں اب بھی بہت سے ایسے تھے جو مسیح کی ذات اور کام سے ناواقف تھے۔ اور بچوں نے وہ مواقع حاصل نہ کیے تھے، نہ وہ روشنی پائی تھی جسے ان کے والدین نے ٹھکرا دیا تھا۔ رسولوں اور ان کے رفقا کی منادی کے ذریعے، خدا ان پر روشنی چمکائے گا؛ انہیں یہ دیکھنے کی اجازت دی جائے گی کہ پیشین گوئیاں کس طرح پوری ہوئیں، نہ صرف مسیح کی پیدائش اور زندگی میں بلکہ اس کی موت اور قیامت میں بھی۔ بچوں کو والدین کے گناہوں کے سبب قصوروار نہیں ٹھہرایا گیا؛ لیکن جب والدین کو دی گئی ساری روشنی کا علم رکھتے ہوئے بچوں نے اپنے لیے عطا کی گئی مزید روشنی کو بھی ٹھکرا دیا، تو وہ والدین کے گناہوں میں شریک ہو گئے اور اپنی بدکاری کا پیمانہ بھر دیا۔

خدا کی یروشلم کے لیے طویل بردباری نے صرف یہودیوں کو اُن کی ضدی بے توبگی میں مزید مضبوط کر دیا۔ یسوع کے شاگردوں کے ساتھ اپنی نفرت اور سنگدلی میں انہوں نے رحمت کی آخری پیشکش کو رد کر دیا۔ تب خدا نے اُن سے اپنی حفاظت واپس لے لی اور شیطان اور اس کے فرشتوں پر سے اپنی روک تھام کی قدرت ہٹا لی، اور قوم کو اُس پیشوا کے اختیار کے سپرد کر دیا گیا جسے اُس نے خود چنا تھا۔ اس کے فرزندوں نے مسیح کے فضل کو ٹھکرا دیا تھا، جو انہیں ان کے برے میلانوں کو زیر کرنے کے قابل بناتا؛ اور اب یہی میلان فاتح بن گئے۔ شیطان نے نفس کے سب سے سخت اور سب سے پست جذبات کو بھڑکا دیا۔ لوگ استدلال نہ کرتے تھے؛ وہ عقل سے ماورا ہو گئے تھے—بیجان اور اندھے غصے کے قابو میں۔ وہ اپنی سفاکی میں شیطانی بن گئے۔ گھرانے میں اور قوم میں، اعلیٰ اور ادنیٰ طبقات سب میں، بدگمانی، حسد، نفرت، جھگڑا، بغاوت، قتل تھا۔ کہیں بھی سلامتی نہ تھی۔ دوست اور رشتہ دار ایک دوسرے سے غداری کرتے تھے۔ والدین نے اپنی اولاد کو قتل کیا، اور اولاد نے اپنے والدین کو۔ قوم کے حکمرانوں میں خود اپنے آپ پر حکومت کرنے کی قدرت نہ رہی۔ بے قابو خواہشات نے انہیں ظالم بنا دیا۔ یہودیوں نے بے گناہ خدا کے بیٹے کو مجرم ٹھہرانے کے لیے جھوٹی گواہی قبول کی تھی۔ اب جھوٹے الزامات نے ان کی اپنی جانیں غیر محفوظ کر دیں۔ اپنے اعمال سے وہ مدتوں سے یہ کہہ رہے تھے: 'اسرائیل کے قدوس کو ہمارے سامنے سے دور کر دو۔' یسعیاہ 30:11۔ اب ان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ خدا کا خوف اب انہیں پریشان نہ کرتا تھا۔ قوم کی باگ ڈور اب شیطان کے ہاتھ میں تھی، اور اعلیٰ ترین شہری اور مذہبی حکام اس کے زیر اثر تھے۔ عظیم کشمکش، 27، 28۔

عہد کے قاصد کی حیثیت سے مسیح نے اپنی خدمت پہلے صرف یہودیوں تک محدود رکھی۔ سال 34 میں، ستفانوس کی سنگساری کے موقع پر، پھر خوشخبری غیر قوموں تک پہنچی، اور خدا کی تنفیذی عدالت کا وقت آ پہنچا، اگرچہ خدا نے اپنی رحمت میں اس وقت کو تقریباً چالیس برس کے لیے مؤخر کر دیا۔

عہد کے پیامبر کے طور پر، ملاکی باب تین کی تکمیل میں، مسیح نے ہیکل کو دو بار پاک کیا۔ یہ اُس عرصے میں ہوا جو خاص طور پر عہد کی قوم کے لیے مقرر کیا گیا تھا—جو اُس وقت نظرانداز کی جا رہی تھی اور طلاق دی جا رہی تھی—اور اُن کے لیے بھی جو بعد میں نئی برگزیدہ قوم بننے والے تھے۔ جب وہ مدت پوری ہوئی تو خدا کے فیصلے کے نفاذ کا وقت شروع ہوا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا وہ پیامبر تھا جس نے اُس نئی برگزیدہ قوم کو قائم کرنے کے مسیح کے کام کے لیے راہ ہموار کی، جس کے ساتھ وہ عہد باندھے گا۔

ہیکل کی دو تظہیریں ایسی سبق آموز مثالیں تھیں جو مسیح کے روحانی ہیکل کو پاک کرنے کے کام کی نشاندہی کرتی تھیں۔ جب ملاکی باب تین میں عہد کا فرشتہ اچانک آ پہنچتا ہے، تو وہ بنی لاوی کو

پاک بھی کرتا اور خالص بھی کرتا ہے، تاکہ قدیم زمانوں کی طرح نذرانہ تیار ہو۔

لیکن اس کے آنے کے دن کو کون برداشت کرے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ کی مانند ہے اور دھوبی کے صابن کی مانند۔ اور وہ چاندی کو کندن کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا؛ اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند کھوٹ سے پاک کرے گا تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی کے ساتھ قربانی چڑھائیں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کی قربانی خداوند کے نزدیک مقبول ہوگی، جیسے قدیم ایام میں اور سابقہ برسوں کی طرح۔ ملاکی 2:3-3۔

ملاکی باب تین اور پیکل کی دو تطہیریں بنی لاوی کے ایمان کی اُس تکمیل کی نمائندگی کرتی ہیں جو عہد کے پیغامبر کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ بنی لاوی کے ایمان کی تکمیل کی نمائندگی سونے کی تطہیر سے ہوتی ہے۔

"شفاخانے میں جن سب لوگوں کا کوئی اثر و رسوخ ہے، ان کے لیے لازم ہے کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق ڈھلیں، نفس میں عاجزی اختیار کریں، اور مسیح کی روح کے گرانبھا اثر کے لیے اپنے دل کھول دیں۔ آگ میں پرکھا ہوا سونا محبت اور ایمان کی نمائندگی کرتا ہے۔ بہت سے لوگ محبت سے تقریباً محروم ہیں۔ خود پر بھروسا اُن کی آنکھوں کو اُن کی بڑی ضرورت سے اندھا کر دیتا ہے۔ خدا کی طرف روزانہ رجوع کرنے کی قطعی ضرورت ہے، اور مذہبی زندگی میں نیا، گہرا، اور روزمرہ تجربہ ہونا چاہیے۔" ٹیسٹیمینز، جلد 4، 558۔

ملاکی باب تین اور پیکل کی دو تطہیریں دانائوں کے اندر علم میں اضافے کی سمجھ کی تکمیل کی نمائندگی کرتی ہیں، جو بنو لاوی ہیں، اور یہ تکمیل عہد کے فرشتہ کے وسیلے سے انجام پاتی ہے۔ بنو لاوی کی تکمیل چاندی کی تطہیر سے نمایاں کی گئی ہے۔

خداوند کے کلام پاکیزہ کلام ہیں؛ جیسے چاندی جو مٹی کی بھٹی میں آزمائی گئی ہو، سات بار خالص کی گئی ہو۔ زبور 12:6

عہد کا پیامبر مقرر تھا کہ وہ بنی لاوی کو چاندی اور سونے کی طرح پاک کرے۔ خدا کا کلام ہی پاک کرتا ہے، کیونکہ پاک کیا جانا ہی راست ٹھہرایا جانا اور مقدس ٹھہرایا جانا ہے۔

انہیں اپنے حق کے وسیلے سے مقدس کر؛ تیرا کلام حق ہے۔ یوحنا 17:17۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا وہ پیامبر تھا جس نے ملاکی باب تین کی پہلی تکمیل میں عہد کے پیامبر کے لیے راہ تیار کی، اور اس سلسلے میں اس کا پیغام اپنی نوعیت میں چار پہلو رکھتا تھا۔ اس کی خدمت میں اس تطہیر کے کام کی نشان دہی شامل تھی جو عہد کے پیامبر نے انجام دینا تھا، اور یہ کہ انجام دی گئی تطہیر کو کھلیان کو جھاڑو دے کر صاف کرنے کے عمل کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس نے یہ بھی واضح کیا کہ سابق منتخب قوم اُس وقت نظرانداز کی جا رہی تھی۔ اس نے خدا کے لوگوں کے سامنے لودیکہ کا پیغام بھی پیش کیا، یوں انہیں ان کے گناہوں اور ان کے باپ دادا کے گناہوں سے آگاہ کیا۔ اس نے ان تمام حقیقتوں کو "آنے والے غضب" کے تناظر میں رکھا۔ راہ تیار کرنے والے پیامبر کی خدمت سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ کام ایسے شخص کے ذریعے سرانجام دیا گیا جس نے اُن لوگوں کے تعلیمی نظام میں کبھی تعلیم حاصل نہیں کی تھی جنہیں نظرانداز کیا جا رہا تھا۔

خداوند نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو اپنے لیے ایک قاصد کے طور پر کھڑا کیا تاکہ خداوند کی راہ تیار کرے۔ اسے گناہ کی ملامت اور مذمت میں دنیا کے سامنے ایک بے باک گواہی دینی تھی۔ لوقا اس کی خدمت اور کام کا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے، 'اور وہ ایلپاہ کی روح اور قوت میں اُس کے آگے آگے چلے گا تاکہ باپوں کے دلوں کو بچوں کی طرف اور نافرمانوں کو راستبازوں کی حکمت کی طرف پھیر دے؛ تاکہ خداوند کے لیے ایک تیار قوم مہیا کرے' (لوقا 1:17)۔

فریسیوں اور صدوقیوں میں سے بہت سے لوگ یوحنا کے بپتسمہ کے لیے آئے، اور اُن سے مخاطب ہو کر اُس نے کہا، 'اے سانپوں کی اولاد، تمہیں کس نے آنے والے غضب سے بھاگنے کی تنبیہ کی؟ پس وہ پھل لاؤ جو توبہ کے لائق ہیں؛ اور اپنے دل میں یہ کہنے کا خیال بھی نہ کرو کہ ہمارا باپ ابراہیم ہے، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے بھی ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ اور اب کلہاڑا درختوں کی جڑ پر رکھا ہوا ہے؛ پس ہر وہ درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹ ڈالا جاتا ہے اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ میں تو توبہ کے لیے پانی سے تمہیں بپتسمہ دیتا ہوں، مگر جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آورے؛ میں اُس کے جوتے اٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اُس کا چہاج اُس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا، اور اپنی گندم کو کوٹھی میں جمع کرے گا؛ مگر بھوسہ کو ایسی آگ میں جلائے گا جو کبھی نہ بجھے' (متی 3:7-12).

یوحنا کی آواز نرسنگے کی مانند بلند ہوئی۔ اس کی ذمہ داری یہ تھی: 'میرے لوگوں کو اُن کی خطاکاری اور یعقوب کے گھرانے کو اُن کے گناہ بتا' (اشعیا 58:1). اُس نے انسانوں سے کوئی تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ خدا اور فطرت ہی اس کے استاد تھے۔ لیکن مسیح سے پہلے راہ تیار کرنے کے لیے ایسے شخص کی ضرورت تھی جو اتنا جری ہو کہ اپنی آواز قدیم نبیوں کی طرح سنوا سکے، اور بگڑی ہوئی قوم کو توبہ کی طرف بلا سکے۔ منتخب پیغامات، کتاب دوم، 147، 148.

ولیم ملر وہ دوسرا پیغامبر تھا جس نے عہد کے پیغامبر کے لیے راہ ہموار کی، اور ملر کی شخصیت اور کام کی تمثیل یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کی گئی تھی۔

ہزاروں کو اُس سچائی کو قبول کرنے کی طرف رہنمائی کی گئی جس کی منادی ولیم ملر نے کی، اور خدا کے خادم ایلیاہ کی روح اور قوت میں اس پیغام کی منادی کے لیے اٹھائے گئے۔ یسوع کے پیش رو یوحنا کی طرح، اس سنجیدہ پیغام کی منادی کرنے والوں نے خود کو اس بات پر مجبور محسوس کیا کہ وہ درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھیں اور لوگوں کو پکاریں کہ توبہ کے لائق پھل لائیں۔ ابتدائی تحریرات، 233.

مسیح کے زمانے کے کچ بحث یہودیوں کو مسیحا کے ایک جھوٹے پیغام پر یقین کرنے کی طرف مائل کر دیا گیا تھا۔ "Messiah" یونانی لفظ "Christ" کا عبرانی لفظ ہے، جس کے معنی "مسح کیا ہوا" ہیں۔

وہ کلام جو خدا نے بنی اسرائیل کو بھیجا، یسوع مسیح کے وسیلہ سے سلامتی کی منادی کرتا ہوا: (وہ سب کا خداوند ہے؛ وہی کلام، میں کہتا ہوں، تم جانتے ہو، جو تمام یہودیہ میں شائع ہوا اور جلیل سے شروع ہوا، اُس بپتسمہ کے بعد جس کی منادی یوحنا نے کی؛ کہ خدا نے ناصرت کے یسوع کو روح القدس اور قوت سے مسح کیا؛ وہ بھلائی کرتا پھرتا رہا اور اُن سب کو شفا دیتا رہا جو ابلیس کے ستائے ہوئے تھے؛ کیونکہ خدا اُس کے ساتھ تھا۔ اعمال 10:36-38.

'مسیحا' اور 'کرائسٹ' دونوں کے معنی 'ممسوح' ہیں۔ کرائسٹ کو اُس کے بپتسمہ کے وقت مسح کیا گیا، اس لیے تکنیکی طور پر وہ اپنے بپتسمہ تک نہ مسیحا تھے اور نہ کرائسٹ۔ اُس کا بپتسمہ نبوتاً مکاشفہ کے دسویں باب میں فرشتے کے نزول کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جو 11 اگست 1840 کو نازل ہوا، اور یہ مکاشفہ کے اٹھارویں باب کے زور آور فرشتے کے نزول کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے، جو 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا۔ یہ تین نبوتی سنگ میل آخری بارش میں روح القدس کے ظہور کی نشاندہی کرتے ہیں۔

خردہ گیر یہودی ایک غلط فہمی پر قائم تھے، یعنی ایک جھوٹے پیغمبرانہ پیغام پر کہ مسیح ایک حقیقی زمینی بادشاہت قائم کرے گا جہاں قوم اسرائیل دنیا پر حکمرانی کرے گی۔ یہ ایک جھوٹا پیغام تھا جو 'امن اور خوشحالی' کا وعدہ کرتا تھا۔

ولیم ملر کے پیغام کے دو بڑے عناصر تھے۔ پہلا یہ کہ وقت سے متعلق پیشگوئیوں کا اطلاق کیا گیا جس نے مقدس کی تطہیر کی نشاندہی کی، اور دوسرا یہ کہ اس نے ہزار سالہ دور کی کیتھولک تعبیر کو رد کیا جسے پروٹسٹنٹ ماننے کی طرف مائل تھے۔ ہزار سالہ دور کا وہ غلط تصور—جسے امن اور خوشحالی کے ہزار برس قرار دیا جاتا تھا—مسیحا کی بادشاہی کے اس غلط نظریے کی عکاسی کرتا تھا جو جھگڑالو یہودیوں کے ہاں رائج تھا۔

وہ دو گواہ اُس قاصد کی تاریخ کی تیسری اور آخری تکمیل میں ایک جعلی 'آخری بارش' کے پیغام کی نشاندہی کرتے ہیں—وہ قاصد جو عہد کے رسول کے اپنی ہیکل میں اچانک آنے کے لیے تیاری کرتا ہے—اور یہ پیغام 'امن اور خوشحالی' کا وعدہ کرتا ہے۔ اس جعلی 'آخری بارش' کے پیغام کو 'امن اور سلامتی' کے پیغام کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے، یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کے برعکس، جس نے کہا تھا کہ 'ہر وہ درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا، کاٹ ڈالا جاتا ہے اور آگ میں پھینک دیا جاتا ہے'، جب 'آنے والا غضب' آ پہنچتا ہے۔ یہ بات ملر کی اس نشاندہی سے بھی ظاہر تھی کہ کیتھولک مذہب جس 'امن کے ہزار سال' کی تعلیم دیتا ہے وہ نہیں ہوں گے، کیونکہ جب خداوند واپس آئے گا تو وہ اپنی آمد کی تجلی سے زمین کو تباہ کر دے گا۔

اور تم جو ستائے جاتے ہو اُن کے لیے ہمارے ساتھ آرام ہے، جب خداوند یسوع آسمان سے اپنے زور آور فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا، شعلہ زن آگ میں اُن سے انتقام لیتے ہوئے جو خدا کو نہیں جانتے اور جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری کی فرمانبرداری نہیں کرتے؛ وہ خداوند کے حضور سے اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ ۲ تھسلونیکوں ۱:۷-۹۔

اولین دو پیغامبر، جنہوں نے پیغامبر عہد کے لیے یہ تیاری کی کہ وہ ایک نئی برگزیدہ قوم کے ساتھ عہد باندھے، یہ واضح کرتے ہیں کہ 'امن و سلامتی' کی آخری بارش کا ایک جھوٹا پیغام، جو لاودکیائی ایڈونٹزم کی تیسری نسل میں مرتب کیا گیا تھا، شیطان کی طرف سے اس مقصد کے لیے تیار کیا گیا ہے، کہ لاودکیائی ایڈونٹزم کی چوتھی نسل اسلام کے کردار کو، جیسا کہ تیسری وائے میں پیش کیا گیا ہے، پہچان نہ سکے۔

پاکیزگی کے اس عمل میں، جو اُن کے لیے انجام دیا جاتا ہے جن کی نمائندگی لاوی کے بیٹے کرتے ہیں، یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بعد آنے والے کو اپنے ہاتھ میں موجود پنکھے سے اپنے فرش کو پوری طرح جھاڑ کر اور "پاک" کرنا تھا۔ یہ کام اُس کے کلام کے ذریعے انجام پاتا ہے۔

”جس کے ہاتھ میں اپنا چھاج ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا، اور اپنے گیہوں کو کوٹھری میں جمع کرے گا۔“ متی 3:12۔ یہ پاک کرنے کے اوقات میں سے ایک وقت تھا۔ کلام حق کے ذریعے بھوسی کو گیہوں سے جدا کیا جا رہا تھا۔ چونکہ بہت سے لوگ ملامت قبول کرنے کے لیے حد سے زیادہ خودپسند اور خود راستباز تھے، اور فروتنی کی زندگی اختیار کرنے کے لیے دنیا سے حد سے زیادہ محبت رکھتے تھے، اس لیے وہ یسوع سے پھر گئے۔ بہت سے لوگ آج بھی یہی کر رہے ہیں۔ آج بھی جانچ اسی طرح ہو رہی ہے جیسے کفرنحوم کی عبادت گاہ میں ان شاگردوں کی ہوئی تھی۔ جب حق کو دل پر وارد کیا جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ اپنے اندر ایک ہمہ گیر تبدیلی کی ضرورت کو دیکھتے ہیں؛ لیکن وہ اس خودانکاری کے کام کو اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اس لیے جب ان کے گناہ ظاہر کیے جاتے ہیں تو وہ غصہ ہوتے ہیں۔ وہ رنجیدہ ہو کر چلے جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے شاگرد یسوع کو چھوڑ کر یہ بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے تھے: 'یہ بات ناگوار ہے؛ اسے کون سن سکتا ہے؟' The Desire of Ages, 392۔

آخری بارش کا پیغام حقوق باب دوم کی "بحث" ہے، اور یہ حق کے کلمات ہیں جو بھوسے کو گندم سے جدا کرتے ہیں۔ یہ جدائی عہد کے پیامبر کے ذریعے انجام پانے والی چھانٹی ہے۔ ملرائیٹ تاریخ میں، دانی اپیل باب آٹھ، آیت چودہ کا پیغام جب پہلی بار ناکام ہوا تو اس نے ایک چھانٹی برپا کی اور حقوق باب دوم

کے تاخیر کے زمانہ اور متی باب پچیس میں دس کنواریوں کی تمثیل کا باعث بنا۔ جب آخر کار 22 اکتوبر 1844 کو آدھی رات کی پکار کا پیغام پورا ہوا، تو اس نے اس سے بھی بڑی چھانٹی پیدا کی۔ تبھی عہد کا پیامبر اچانک آ پہنچا اور آخری چھانٹی اور تطہیر شروع کی۔ وہ تحریک جو تین تطہیروں اور چھانٹیوں میں سے پہلی دو سے گزر چکی تھی، تیسری میں ناکام رہی اور 1863 میں لاوڈیکہ کے بیابان میں بھیج دی گئی۔

میلرائیٹ تاریخ میں پروٹسٹنٹ پہلے کلمات حق کے ذریعے چھانٹے گئے؛ اس کے بعد پہلے فرشتے کی تحریک کو تیسرے آزمائشی پیغام کی آمد پر چھانا گیا۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے 1798 سے 1844 تک کے چھیالیس برسوں میں میلرائیٹ پیکل کی تعمیر کی تھی، 22 اکتوبر 1844 کو آنے والے تیسرے امتحان میں ناکام ہو گئے، اگرچہ انہوں نے دس کنواریوں کی تمثیل کو کامل طور پر پورا کیا تھا۔

بہت سے وہ لوگ جو پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کے زیر اثر دلہا سے ملنے کے لیے نکلے تھے، انہوں نے تیسرے، یعنی دنیا کو دیا جانے والا آخری آزمائشی پیغام، قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور جب آخری پکار دی جائے گی تو اسی طرح کا رویہ اختیار کیا جائے گا۔

اس تمثیل کے ہر پہلو کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ ہماری نمائندگی یا تو دانشمند کنواریوں سے کی گئی ہے یا نادان کنواریوں سے۔ 31، Review and Herald، اکتوبر، 1899۔

تیسرے فرشتے کی آمد پر 22 اکتوبر 1844ء کو شروع ہونے والی نبوتی تاریخ ناکام ثابت ہوئی، اور 1863ء کی بغاوت پر اختتام پذیر ہوئی۔ 1850ء تک سسٹر وائٹ نے درج ذیل پیغام قلم بند کیا۔

خداوند نے مجھے 26 جنوری کو ایک رویا دکھائی، جسے میں بیان کروں گا۔ میں نے دیکھا کہ خدا کے کچھ لوگ بے وقوف اور غفلت میں پڑے تھے؛ وہ محض نیم بیدار تھے، اور انہیں اس زمانے کا ادراک نہ تھا جس میں ہم اب جی رہے ہیں؛ اور یہ کہ 'گرد جھاڑنے والا برش' لیے ہوئے 'آدمی' اندر آ چکا تھا، اور کچھ اس خطرے میں تھے کہ جھاڑ کر باہر پھینک دیے جائیں۔ میں نے یسوع سے التجا کی کہ انہیں بچالے، انہیں کچھ اور مہلت دے، اور ان کے سامنے ان کے ہولناک خطرے کو ظاہر کر دے، تاکہ ہمیشہ کے لیے بہت دیر ہو جانے سے پہلے وہ تیاری کر لیں۔ فرشتے نے کہا، 'تباہی ایک زور آور بگولے کی طرح آ رہی ہے۔' میں نے فرشتے سے التجا کی کہ وہ ان پر رحم کرے اور بچالے جو اس دنیا سے محبت کرتے تھے، اور اپنے اموال سے وابستہ تھے، اور ان سے ناتا توڑنے پر آمادہ نہ تھے، اور انہیں قربان کر کے قاصدوں کی راہ میں سرعت پیدا کرنے کے لیے تیار نہ تھے، تاکہ وہ بھوکی بھڑوں کو خوراک دیں، جو روحانی غذا کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہی تھیں۔

"جب میں نے بیچارے نفوس کو موجودہ سچائی کے فقدان سے مرتے دیکھا، اور کچھ ایسے لوگ جو سچائی پر ایمان کا اقرار کرتے تھے مگر خدا کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری وسائل روک کر انہیں مرنے دیتے تھے، تو یہ منظر حد درجہ تکلیف دہ تھا، اور میں نے فرشتے سے التجا کی کہ اسے مجھ سے دور کر دے۔ میں نے دیکھا کہ جب خدا کے مقصد کی خاطر ان کے کچھ مال کی ضرورت پیش آتی، تو وہ اس نوجوان کی مانند جو یسوع کے پاس آیا تھا (متی 19:16-22)، غمگین ہو کر چلے جاتے تھے؛ اور یہ کہ جلد ہی امدتی ہوئی بلا گزرے گی اور ان کا سارا مال و اسباب بہالے جائے گی، اور پھر دنیاوی اموال کی قربانی دے کر آسمان میں خزانہ جمع کرنا بہت دیر ہو چکی ہوگی۔" ریویو اینڈ ہیرالڈ، یکم اپریل 1850۔

سن 1850 میں، گرد جھاڑنے والا آدمی پہلے ہی آ چکا تھا۔ 22 اکتوبر 1844 کو، عہد کا پیغامبر ناگہاں اپنے پیکل میں آ پہنچا تھا، اور اس نے بنی لاوی کو صاف کرنے اور پاک کرنے کا کام شروع کیا۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"آج نفوس کی آزمائش اور امتحان ہو رہا ہے، اور بہت سے اسی راہ سے گزر رہے ہیں جس پر وہ لوگ چلے تھے جنہوں نے مسیح کو ترک کیا تھا۔ جب کلام کے معیار پر پرکھے جاتے ہیں تو وہ الہی معلم کو رد کر دیتے ہیں۔ جب انہیں اس لیے ملامت کی جاتی ہے کہ ان کی زندگیاں سچائی اور راستبازی کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہیں، تو وہ نجات دہندہ سے منہ موڑ لیتے ہیں؛ اور ان کا فیصلہ، ٹھوکر کھا جانے والے شاگردوں کی مانند، کبھی واپس نہیں لیا جاتا۔ وہ اب مسیح کے ساتھ نہیں چلتے۔ یوں یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں، 'جس کا چہاج اُس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنا کھلیاں پوری طرح صاف کرے گا، اور اپنی گندم کو گودام میں جمع کرے گا'۔" سائنز آف دی ٹائمز، 15 مئی، 1901ء۔